فضائلِ سیّدہ مریم وسیّدنا عیسیٰ علیہما السلام

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

فضائلِ سیّدہ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

عزیزانِ محترم! اللہ تعالیٰ کے وہ خاص اَہلِ ایمان ومسلمان بندے جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں اپنی خواہشات کو فنا کرتے، اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی اِطاعت وفرمانبرداری میں مصروف رہتے ہیں، وہ اَولیاء اللہ یعنی اللہ کے دوست، محبوب اور پیارے کہلاتے ہیں، اِن کی شان بڑی اَرفع واَعلیٰ ہے، اِنہی میں سے حضرتِ سیّدہ مریم بنتِ عمران بھی ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد عمران بن ماثان، اور والدہ حنہ بنتِ فاقوذا ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے میں اَولاد عطا فرمائی، حنہ زوجۂ عمران کو بڑھاپے میں جب اَولاد کے آثار محسوس ہوئے تو انہوں نے لڑکے کا گمان کرتے

ہوئے یہ نذر مانی، کہ میں اِسے بیت المقدس کی خدمت کے لیے وقف کرتی ہوں، اس بات کو قرآنِ عظیم نے اس طرح بیان فرمایا: ﴿رَبِّ إِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّراً فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ﴾(۱) "اے میرے رب! جو میرے پیٹ میں ہے اُس کی میں نے تیرے لیے مَنّت مانی (خاص تیرے گھر کی خدمت کے لیے کہ) آزاد ہو، میری طرف سے قبول فرما"۔ حنہ زوجۂ عمران نے بچہ کو بیت المقدس کا خادِم بنانے کی اس قدر پیاری نیّت کی! لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ دِین کو ترجیح دیں، اور ساتھ ساتھ بچوں کو دنیاوی تعلیم وہنر بھی سکھائیں۔

فرمانِ خداوندی ہے: ﴿فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ: رَبِّ إِنِّيْ وَضَعْتُهَا أُنْثٰى وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثٰى ۚ وَإِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّيْ أُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾(۲) "پھر جب اس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی تو اُس نے کہا: اے میرے رب میرے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے! اور اللہ تعالی زیادہ جانتا ہے جو پیدا ہوا ہے! اور جو لڑکا اُس نے مانگا تھا وہ اِس لڑکی جیسا نہیں، میں نے اِس کا نام مریم رکھا، اور میں اِسے اور اِس کی اَولاد کو شیطان مردود کے شَر سے تیری پناہ میں دیتی ہوں!"۔

(۱) پ۳، آلِ عمران: ۳۵.

(۲) پ۳، آلِ عمران: ۳٦.

انہیں اس نیک نیّتی کا جو پھل ملا اُسے قرآنِ عظیم نے یُوں بیان فرمایا: ﴿فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْبَتَهَا نَبَاتاً حَسَناً﴾[1] "تو اُس کے رب تعالیٰ نے اُسے اچھی طرح قبول فرمالیا اور اُسے اچھی پرورش کے ساتھ پروان چڑھایا"۔ بیت المقدس کی خدمت مَردوں کا رَواج تھا، لیکن باوجود لڑکی ہونے کے خالقِ کائنات جلّ جلالہ نے سیّدہ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بیت المقدس کی خدمت کے لیے چُن لیا، اِنہیں عزّت واِکرام سے نوازا، دوسرے بچے جتنا ایک سال میں بڑھتے، اُتنا آپ ایک دن میں بڑھتیں، آپ کی نشوونما پاکیزگی، تقویٰ اور نیکی پر ہوئی، آپ کی پرورش کے لیے قُرعہ اندازی کی گئی جس میں حضرتِ سیّدنا زکریّا علیہ السلام کا نام نکلا، آپ علیہ السلام نے سیّدہ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو محراب یعنی مسجد کے ساتھ عبادت کے حجرہ میں ٹھہرایا، اور ان کے کھانے پینے اور خدمت کا فریضہ احسن طریقہ سے انجام دیتے رہے، حضرتِ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا عبادت ورِیاضت میں مشغول رہتیں، جب سیّدنا زکریّا علیہ السلام سیّدہ مریم کے پاس جاتے تو وہاں اَیسا کھانا وپھل دیکھتے جسے اُنہوں نے نہیں پہنچایا ہوتا، سیّدہ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ کریم نے اپنے فضل وکرم سے دیگر کرم نوازیوں کے ساتھ ساتھ بے مَوسم جنّتی پھل بھی عطا فرمائے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقاً ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾[2]

---

(۱) پ۳، آلِ عمران: ۳۷.

(۲) پ۳، آلِ عمران: ۳۷.

"جب بھی زکریّا محراب میں داخل ہوتے تو مریم کے پاس پھل پاتے، کہتے: اے مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے آئے؟ وہ کہتیں: یہ اللہ تعالی کے پاس سے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب رِزق عطا فرماتا ہے"۔

مفسّرینِ کرام فرماتے ہیں کہ "کرامتِ وَلی بَرحق ہے؛ کیونکہ حضرتِ مریم کو بے موسم غیبی پھل ملنا بھی اُن کی کرامت ہے، اور بعض بندے مادَرزاد ولی بھی ہوتے ہیں، ولایت عمل پر موقوف نہیں، جیسے سیّدہ مریم رضی اللہ تعالی عنہا کہ آپ مادر زاد وَلیّہ ہیں، ولی کو اللہ تعالی علمِ لَدُنّی اور عقلِ کامل عطا فرماتا ہے؛ جیسا کہ حضرتِ مریم رضی اللہ تعالی عنہا نے حضرت سیّدنا زکریّا علیہ السلام کے سوال کا جواب ایسا علمی وایمان اَفروز دیا کہ سبحان اللہ!"[1]۔

جہاں حضرتِ سیّدہ مریم رضی اللہ تعالی عنہا مصروفِ عبادت تھیں، وہ ایسا حجرہ تھا جس کی نہ کھڑکی تھی نہ کوئی دروازہ، لیکن یہ حقیقت ہے کہ جہاں اللہ تعالی کا محبوب بندہ عبادت کرتا ہے وہ مقام دوسروں کے لیے بھی باعثِ برکت اور قبولیتِ دعا کا سبب بن جاتا ہے، جب حضرت سیّدنا زکریّا علیہ السلام نے اپنے لیے اَولاد کی دعا کی تو کیا ہوا؟ اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿هُنَا لِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُۥ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ﴾[2] "یہیں پر (یعنی محرابِ مریم میں) زکریّا نے اپنے رب سے دعا کی کہ اے اللہ! مجھے پاک اَولاد عطا فرما! یقیناً تُو ہی دعا سننے والا ہے"۔ یعنی

---

(۱) "تفسیر نور العرفان" ص۸۶، بتصرّف۔

(۲) پ۳، آلِ عمران:۳۸.

اپنے لیے بیٹے کی دعا کی، اور وہ دعا قبول ہوئی، اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو حضرتِ سیّدنا یحییٰ علیہ السلام عطا فرمائے، جو حضرتِ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کے وزیرِ خاص ہوئے۔

حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کا مقام ومرتبہ

حضراتِ گرامی قدر! حضرت سیّدنا عیسی علیہ السلام اور اُن کی والدہ ماجدہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ سیّدہ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مرتبہ ومقام بہت اَرفع واَعلیٰ اور اِن کی قدر ومنزلت بہت بلند ہے، حضرتِ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے عظیم مرتبہ ومقام عطا فرمایا، آپ علیہ السلام قربِ قیامت میں جب بھی کسی ایسے کافر کے پاس سے گزریں گے جس کے مقدّر میں ایمان نہیں ہوگا، وہ وہیں مَر جائے گا، رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «فَلاَ يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلاَّ مَاتَ، وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ»(۱) "(حضرتِ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام) جیسے ہی کسی کافر کے پاس سے گزریں گے، آپ کے سانس کی خوشبو پہنچتے ہی وہ مَر جائے گا، اور جہاں تک آپ کی نظر جائے گی، وہاں تک آپ کی سانس مبارک پھیلے گی"۔

جب دجّال کی نظر حضرتِ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام پر پڑے گی، پگھلنا شروع ہوجائے گا، نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ»(۲) "دجّال اس طرح پگھلے گا جیسے پانی میں نمک پگلتا ہے"۔ لیکن اَہلِ ایمان کے دلوں میں ایمان ومحبت کے اَنوار چمک اُٹھیں گے۔

---

(۱) "صَحِيح البخاري" كتاب الصلاة، ر: ۳٤۹، صـ٦٢.

(۲) "صَحِيح مُسلم" كتابُ الفتن، ر: ۷۲۷۸، صـ۱۲٥٤.

حضرت سیّدنا عیسی علیہ السلام کا نزول

میرے بزرگو ودوستو! قُربِ قیامت میں حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہوگا، اَحادیثِ مبارکہ میں آپ علیہ السلام کے نزولِ مبارک کی جگہ اور کیفیت کو بھی بیان کردیا گیا ہے، آپ علیہ السلام کا نزول قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک خاص نشانی، اور امّتِ محمدی سے رَنج واَلَم کی دُوری کا سبب ہے، جیساکہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ، بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ، وَاضِعاً كَفَّيْهِ عَلىٰ أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ، إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ، وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ»[1] "دِمشق کے مشرقی سفید منارہ کے پاس، زَعفرانی خوشبودار دو ۲ چادروں میں ملبوس، آسمان سے اِس طرح اُتریں گے کہ آپ کے دونوں ہاتھ دو ۲ فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوں گے، جب سَر جھکائیں گے تو اُن کے سَر سے قطرے گریں گے، اور جب سَر اُٹھائیں گے تو (بالوں سے) موتی کی طرح چاندی کے دانے گریں گے"۔

حضرتِ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول وظُہور کا منظر نہایت خوبصورت ہوگا، ہوگا، سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے تشریف لائیں گے، اُس وقت فجر کی نماز کی اِقامت ہوچکی ہوگی، امام المسلمین حضرتِ سیّدنا اِمام مَہدی اِنہیں دیکھیں گے، سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ادب میں پیچھے ہٹیں گے اور کہیں گے: «تَقَدَّمْ يَا رُوحَ اللهِ!

---

(١) "صحیح مسلم" کتاب الفتن، ر: ٧٣٧٣، صـ١٢٧١.

فَيَقُولُ: لِيَتَقَدَّمْ إِمَامُكُمْ فَلْيُصَلِّ بِكُمْ»[1] "اے روحُ اللہ! اِمامت کے لیے آگے تشریف لائیے! (اس پر سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام) فرمائیں گے: تمہارا اِمام تم میں سے ہونا چاہیے"۔ ایک روایت میں الفاظِ حدیث یُوں ہیں: «إمامُهم رجلٌ صالحٌ، فبَينما إمامُهم قد تقدّمَ يُصلِّي بهم الصّبحَ، إذ نزلَ عليهم عيسى بنُ مريم الصّبحَ، فرجعَ ذلك الإمامُ ينكص يمشي القَهقَري؛ ليقدِّمَ عيسى يصلِّي بِالنّاس، فيضعُ عيسى يدَه بين كتفَيه ثمّ يقول له: تقدَّمْ فصلِّ؛ فإنّها لك أُقيمتْ، فيصلِّي بهم إمامُهم»[2] "مسلمانوں کا امام ایک نیک شخص ہوگا (یعنی سیّدنا امام مَہدی) وہ نمازِ فجر پڑھانے کو آگے بڑھ چکے ہوں گے، اِسی دَوران اچانک سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُن کے پاس تشریف لائیں گے، وہ امام اُلٹے پاؤں چلتے ہوئے پیچھے ہٹے گا؛ تاکہ حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں، اِس پر سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ مبارک امام مَہدی کے کندھوں پر رکھ کر فرمائیں گے کہ آپ ہی آگے بڑھ کر نماز پڑھائیے؛ کہ یہ جماعت آپ کے لیے قائم ہوئی ہے، تب امام مَہدی آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں گے"۔

قرآن وحدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتِ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں، اور قُربِ قیامت میں آسمان سے بطورِ اُمّتی نزول فرماکر اُمّت کی اِصلاح فرمائیں گے۔

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مُسْنَدُ جَابِرٍ...، ر: ١٤٩٥٤، ٢٣/ ٢١٢.

(٢) "سننِ ابن ماجه" كتاب الفِتن، ر: ٤٠٧٧، صـ٦٩٦.

اے اللہ! ہمیں ظاہر و پوشیدہ فتنوں سے محفوظ فرما، اے ربِ کریم! ہماری جان ومال عزّت وآبرو اور ایمان کی حفاظت فرما، اسلام پر ثابت قدمی اور ایمان پر مَوت نصیب فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ وصحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطافرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطافرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطافرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطافرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما اور اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.